سوال

(255) بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کسی بازار میں داخل ہوکر "لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر" پڑھے تو اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک لاکھ گناہ معاف فرمادیئے جاتے ہیں۔ کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ (خرم ارشاد محمدی، دولت نگر، پنجاب)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس روایت کی بہت سی سندیں ہیں جن میں سے دو سندوں پر کلام درج ذیل ہیں :

پہلی سند: کتاب الدعاء الطبرانی میں ہے : "حدثنا عبید بن غنام والحضرمی قالا: ثنا ابو بکر بن ابی شیبة: ثنا ابوخالد الاحمر عن المہاجر بن حبیب قال: سمعت سالم بن عبداللہ یقول: سمعت ابن عمر یقول: سمعت عمر رضی اللہ عنہ یقول: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ((من دخل سوقا من الاسواق' فقال لاالہ الااللہ"۔۔۔۔الخ (رقم الحدیث: 792، 793)

یہ سند دو وجہ سے ضعیف ہے :

1: ابوخالد الاحمر مدلس تھے (دیکھئے جزء القراۃ للبخاری بتحقیقی: 267)

اور یہ روایت معنن (عن سے) ہے۔ مدلس کی معنن روایت ضعیف ہوتی ہے،

2) امام علی بن عبداللہ المدینی نے مسند عمر میں لکھا ہے کہ ابوخالد الاحمر نے مہاجرین حبیب سے ملاقات نہیں کی ہے۔ (مسند الفاروق لابن کثیر ج 2 ص 642 حدیث فی تضعیف ثواب توحید اللہ وذکرہ) یعنی یہ سند منقطع ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ سند ضعیف ہے۔ یہاں پر یہ بات انتہائی عجیب وغریب ہے کہ شیخ سلیم الہلالی نے اس ضعیف و منقطع روایت کو "وہو اسناد حسن لذاتہ" لکھ دیا ہے! (عجالہ الراغب المتمنی ج 1 ص 239 ح 183)

اس ضعیف سند کو "اسناد حسن لذاتہ" کہنا یا لکھنا سرے سے باطل ومردود ہے۔

دوسری سند: مستدرک الحاکم میں ہے:

"مسروق بن المرزبان: ثنا حفص بن غیاث عن ھشام بن حسان عن عبداللہ ابن دینار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من دخل السوق فباع واشتری فقال: لاالہ الااللہ۔۔۔۔الخ

(المستدرک ج1ص539ح1975وقال ھذااسناد صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ وتعقبہ الذہبی)

یہ روایت دووجہ سے ضعیف ہے:

1: حفص بن غیاث مدلس تھے۔(طبقات المدلسین 9/1طبقات ابن سعد6/390)

حافظ ابن حجرؒ کا حفص بن غیاث کو مدلسین سے باہر نکالنا (النکت علی کتاب ابن الصلاح 2/637) صحیح نہیں ہے۔

2: ہشام بن حسان بھی مدلس تھے (طبقات المدلسین: 110/3المرتبۃ الثالثہ)

اور یہ روایت منعن ہے۔اس واضح ضعف کے باوجود شیخ سلیم الھلالی نے اس سند کو "فھذااسناد حسن لذاتہ" لکھ دیا ہے۔(عجالۃ س الراغب المتمنی 1/241)!

اس سلسلے کی دوسری ضعیف ومردود روایتوں کے لیے دیکھئے کتاب العلل الکبیر للترمذی (2/912 وقال البخاری وابو حاتم الرازی: ھذا حدیث منکر) المستدرک للحاکم (1/539) وعجالۃ الراغب المتمنی (1/237۔243) والصحیحہ للالبانی (7/381۔391ح3139) والموسوعۃ الحدیثیہ (مسند الامام احمد1/114،413)

اس حدیث کو علامہ شوکانی (تحفۃ الذاکرین ص273) علامہ البانیؒ اور سلیم الھلالی وغیرہم کا حسن یا صحیح قراردینا غلط ہے۔بلکہ حق یہی ہے کہ یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہی ہے۔وماعلینا الاالبلاغ (الحدیث: 14)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الدعاء۔صفحہ481

محدث فتویٰ